حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی مشہور تصنیف

انفاس العارفین

مترجم

علامہ حکیم محمد اصغر اظہر فاروقی

نوری بک ڈپو داتا دربار ○ لاہور

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

انفاس العارفین

نوری بک ڈپو لاہور

انفاس العارفین

از

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

تقدیم

راجہ رشید محمود ایم اے ماہر مضمون اردو

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ

ترتیب و ترجمہ

حضرت علامہ حکیم محمد اصغر اطہر فاروقی مدظلہ العالی

نوری بک ڈپو۔ لاہور





ناشر و تاجر

آر-آر پرنٹرز لاہور

مرکزی دفتر: معصوم منزل، اسلام گنج۔ لاہور

مرکز فروخت: بازار داتا صاحب۔ لاہور

کی کھال دونوں کو تہ کر کے اپنے ہاتھ سے مجھے عنایت فرمائیں اور فرمایا کہ اس قسم کے خیالات اولیاء کی مجلس میں دل میں نہیں لانے چاہیئے۔

یہی راوی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت والا اور شیخ عبدالاحد ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ شیخ عبدالاحد نے پوچھا فلاں کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ فرمایا میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ مناظرہ کرتے تھے۔ ایک نے کہا کہ وہ صاف اور پاکیزہ دل رکھتا ہے۔ دوسرے نے کہا کیا فائدہ جبکہ وہ شرع کے موافق نہیں۔ راقم الحروف کہتا ہے کہ یہ ایک بزرگ تھے اپنے زمانہ کے بہت سے لوگ اس کے معتقد تھے لیکن وہ بیکار باتیں بہت کرتے تھے۔

اس فقیر (شاہ ولی اللہ) نے گلشن شاعر سے سنا کہ شورش عشق اور طلب سلوک کی ابتداء میں میں نے اپنے چہرہ کو سیاہ کر لیا تھا اور کوچہ و بازار میں پھرتا تھا جب میں محلہ فیروز آباد میں پہنچا میں نے دیکھا کہ حضرت والا تشریف فرما ہیں۔ میں ان کی خدمت میں پہنچا اور جوتیوں کی جگہ پر بیٹھ گیا۔ اس وقت آپ نے حاضرین میں سے ایک کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس قسم کی رسوائی و ذلت کے خطرات اختیار کرتے ہیں اور لوگوں کو دکھلاتے ہیں کہ ہم خدا کے لئے کرتے ہیں۔ اولیاء کی خدمت کرتے ہیں اور اس بات سے نہیں ڈرتے کہ ان کے دل کے راز اس گروہ پر ظاہر ہیں پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا چلے جاؤ میں بڑا شرمندہ ہوا اور ان وساوس کی برائی سے آگاہ ہو گیا۔

سنا گیا ہے کہ حضرت والا کو بچپن میں پنگھوڑے میں سلاتے تھے تو بغیر کسی ہلانے والے کے آپ کا جھولا جھولتا رہتا تھا۔ لوگ پنگھوڑے کو دیکھتے کہ متحرک ہے۔ حالانکہ اس کے نزدیک کوئی بھی نہیں تو حیران ہوتے۔ یہ بھی سنا ہے کہ ایک جن عبداللہ نامی علوم پڑھتا تھا اور معارف سنا کرتا تھا۔ حضرت والا فرماتے تھے کہ جو شخص میرے پاس آتا ہے اس کے تمام احوال و افعال مجھ پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ ایک منکر میرے پاس آیا اور مشائخ کے انکار کا اظہار کیا میں نے کہا اے کتے تو ان کو کیا جانتا ہے۔ اس نے غصہ سے تلوار کھینچ لی اور مجھ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا میں نے اس پر اپنے قہر و غضب کا تصرف کیا اس نے

نے آگ دیکھی قریب تھا کہ اس میں جل جائے۔ اس نے توبہ کی اور گڑگڑایا میں نے اس ہلاکت سے اسے نجات دے دی۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ مسجد میں ایک عورت کا جنازہ لائے تاکہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں۔ حضرت والا نے فرمایا اس کی روح ابھی اس سے جدا نہیں ہوئی اس صورت میں اس پر نماز جنازہ درست نہیں ہوتی۔ اس کے ورثا نے مبالغہ کیا کہ یقیناً یہ مُردہ ہے حضرت والا نے فرمایا وہ نہیں مری۔ آخر کار اس کے منہ سے کپڑا اٹھایا ابھی جان اس میں باقی تھی۔ وہ اسے واپس لے گئے۔ ایک روز بعد وہ عورت فوت ہوئی۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ آپ کے خدام میں سے ایک شخص بُرے فعل کا مرتکب تھا حضرت والا نے کئی مجلسوں میں رمز و اشارہ سے اسے بُرے فعل سے منع فرمایا مگر وہ نہ چونکا اور نہ ہی اس فعل سے باز آیا حضرت والا نے اسے خلوت میں طلب فرمایا اور کہا میں نے تجھے کئی مرتبہ اشاروں کنایوں سے سمجھایا لیکن تو نے پرواہ نہ کی۔ تیرا خیال ہے کہ ہم تیرے کرتوتوں سے بے خبر ہیں۔ اگر چیونٹی زمین کے سب سے نچلے طبقے میں ہو اور اس کے دل میں سو خیالات آئیں تو میں ان میں سے ننانوے خطرات کو جانتا ہوں اور حق سبحانہٗ و تعالیٰ پورے سو خطرات کا عالم ہے۔ پس اس شخص نے توبہ کی۔

حضرت والا فرماتے تھے ایک روز میں روزہ دار تھا مجھ پر بھوک پیاس نے غلبہ کیا ذکر کرتے ہوئے مجھے غیبوبیت اور استغراق حاصل ہوا میں نے عالم مثال میں دیکھا کہ ایک شخص مجھے دودھ کا پیالہ دے رہا ہے میں نے اسے پیا۔ جب میں ہوشیار ہوا تو میں نے اپنے منہ سے دودھ کے قطرات نکلتے دیکھے۔ میں ڈرا کہ میرا روزہ تباہ ہوگیا۔ میرے دل میں الہام ڈالا گیا کہ یہ غذا محض مشیت ایزدی سے عالم مثال میں تیرے اختیار کے بغیر دی گئی ہے عالم شہادت سے اس کا تعلق نہیں۔ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا

حافظ عنایت اللہ نے حکایت بیان کی ہے کہ ایک شخص نے علم حاصل کیا تھا اور مجادلہ اور مناظرہ سے انتہائی شوق تھا۔ ایک دن اس نے مجھے کہا کہ میں اس شہر کے تمام فضلاء کو مغلوب کر چکا ہوں۔ میں نے کہا کبھی آپ شیخ ابو الرضا محمد کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں اور ان کی زیارت کی ہے۔ اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ لوگوں کو تفسیر حسینی سے وعظ و نصیحت کرتے ہیں انہیں کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ میں نے کہا ایسا مت کہئے۔ ان کی زیارت کیجئے تاکہ ان کا علم اور